



سوال

(651) عورتوں کا اپنے مطالبات میں شوہروں پر بوجھ ڈالنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت سی عورتیں اپنے مطالبات میں شوہروں پر بہت بوجھ ڈال دیتی ہیں حتیٰ کہ اسے اس غرض کے لیے قرض کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ اور بہت سی عورتیں اس بار میں لا پرواہی سے کہہ دیتی ہیں کہ یہ تو ہمارا حق ہے۔ کیا ان کی یہ بات صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوچ اور عمل کا یہ انداز بہت برا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَلْيَنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِّرَ عَلَيْهِ رِزْقٌ فَلْيَنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكْفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مِمَّا آتَاهُ

۷ ... سورة الطلاق

”چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت سے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہو وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اس کو دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اتنا ہی مکلف کرتا ہے جتنا اس نے اس کو دے رکھا ہو۔“

تو کسی خاتون کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے شوہر سے اس کی وسعت سے زیادہ کا مطالبہ کرے، بلکہ اگر وہ طاقت رکھتا ہو تب بھی اسے اتنا ہی مطالبہ کرنا حلال ہے جو عرف کے مطابق ہو۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

وَعَاثِرُونَ بَيْنَ الْمَعْرُوفِ ۱۹ ... سورة النساء

”ان عورتوں کے ساتھ معروف (اور بھلے طریقے) کے ساتھ زندگی گزارو۔“

اور فرمایا :

وَعَاثِرُونَ بَيْنَ الْمَعْرُوفِ ۱۹ ... سورة النساء

”اور ان عورتوں کے استحقاقات بھی اس کی مثل ہیں جو معروف انداز میں ان کے واجبات اور فرائض ہیں۔“

اور شوہروں کے لیے بھی حلال نہیں ہے کہ خرچ اخراجات کے سلسلے میں معروف اور واجب سے بخیل بن جائیں۔ کیونکہ بعض شوہروں کو دیکھا گیا ہے کہ از حد بخیلی کی وجہ سے وہ لازمی اخراجات سے بھی کنارہ کش رہتے ہیں، تو اس صورت میں عورت کو اجازت ہے کہ اس کے مال سے خواہ بغیر بتائے بھی لینا پڑے تو لے سکتی ہے (مگر معروف اور جائز حد تک)۔ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے شوہر ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ ایک بخیل آدمی ہیں، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے ہیں جو میرے اور بچوں کے لیے کافی ہو، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

خذی ما یخفیک من مالہ و یخفی بنیک بالمعروف

”تو اس کے مال سے اس قدر لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے بچوں کو معروف انداز میں کافی ہو۔“ (صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب اذالم ینفق الرجل فللمراة ان تاخذ بغیر ما یخفیھا وولدها، حدیث: 5049 و صحیح مسلم، کتاب الاقضية، باب قضیۃ ہند، حدیث: 1714 و سنن ابی داود، کتاب الاجارۃ، باب فی الرجل باخذ حقہ من تحت یدہ، حدیث: 3532 و سنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب قضاء الحاکم علی الغائب اذا عرف، حدیث: 5420) فتویٰ میں ذکر کیے گئے الفاظ صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ کے زیادہ قریب ہیں تاہم یہ روایت دوسری کتب احادیث میں الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ متعدد مقامات پر مروی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 459

محدث فتویٰ